**یادرفتگاں**

# مکتوب گیلانی

اللہ کے نام سے جو موت و حیات کا مالک ہے۔ مکرم و محترم خرم جاہ مراد کی وفات حسرت آیات ہم سب کے لیے انتہائی صبر آزما سانحہ ہے۔ دنیا کی حقیقت بقول علامہ اقبالؔ۔

آنی و فانی تمام معجزہ ہائے ہنر — کارِ جہاں بے ثبات کارِ جہاں بے ثبات
اوّل و آخر فنا باطن و ظاہر فنا — نقشِ کہن ہو کہ نو منزلِ آخر فنا

فنا اور خاتمہ کے اس ابدی تواتر اور تسلسل میں ان افراد اور امتوں کے لیے استثنیٰ ہے جو ابدی حقیقتوں پر ایمان و ایقان کی دولت سے سرفراز ہوں اور پھر ان کے مطابق عارضی زندگی گزار کر ابدی زندگی کے حصول کی دولت سے بہرہ ور ہوں۔ ان کے لیے فرمایا گیا ہے۔

ہے مگر اس نقش میں رنگِ ثباتِ دوام — جس کو کیا ہو کسی مردِ خدا نے تمام
مردِ خدا کا عمل عشق سے صاحب فروغ — عشق ہے اصل حیات موت ہے اس پر حرام!

مجھے پختہ یقین اور کامل اعتماد ہے کہ مرحوم خرم جاہ اسی زمرہ اور طبقہ سے تعلق رکھتے تھے جنھوں نے دنیا کی مستعار زندگی میں ایسے کارہائے نمایاں انجام دیے جو رہتی دنیا تک ان کا نام زندہ رکھیں گے۔ ان کی علمی' ذہنی اور فنی خدمات ان کو کبھی دلوں اور ذہنوں سے محو نہیں ہونے دیں گی۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ ہم ان کی قربت' ان کے ایمان کی حرارت' ان کے انداز تربیت' ان کی لگن' ان کے اخلاص' ان کی للہیت اور مقصد کے لیے ان کے جذبۂ عشق و وارفتگی سے محروم ہو گئے۔ ایسی شخصیات جو قدرت کی طرف سے ودیعت کی گئی صلاحیتوں سے انسانی سماج اور معاشرے پر بدرجہ کمال اثر انداز ہو رہی ہوں' بار بار انسانی سماج کو عطا نہیں ہوتی ہیں۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

مجھے مرحوم کے ساتھ بالمشافہ ملاقات کا شرف حاصل نہیں ہوا تھا مگر ان کے رشحاتِ قلم مجھے ان کے دل گداز کا سوز اور حرارت محسوس کرنے اور ان کی قربت کا لمس حاصل کرنے میں مانع نہیں بنتے تھے۔ میں جب بھی ان کی کوئی کتاب پڑھ لیتا تھا' میں محسوس کرتا تھا کہ اس شخص نے میرے دل کی عمیق گہرائیوں میں غوطہ لگا کر میری تمناؤں اور آرزوؤں کے موتیوں کو بڑی خوبی اور مشاقی کے ساتھ چن لیا ہے۔ میرے جسم کا رواں رواں پکار اٹھتا تھا۔

دیکھنا تقریر کی لذت کہ جو اس نے کہا          میں نے یہ جانا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے

بھوپال کی علمی سرزمین سے گل سرسبز کی طرح کھل کر انھوں نے مملکت خداداد ارض پاک کو اپنی مسحور کن مہک اور خوشبو سے معطر کر دیا، انھوں نے مشرقی بازو کو پورے آٹھ سال تک اپنی بھرپور صلاحیتوں کے ساتھ توانائی بخشی۔ جب یہ بازو اپنوں کی حماقتوں اور غیروں کی سازشوں سے کٹ گیا تو پورے ارض پاک میں شاید ان کو سب سے زیادہ قلق اور رنج محسوس ہوا ہو گا۔ ہم نے جب جب سقوط ڈھاکہ کے ملی سانحہ پر سوچا ہے، ایک غیبی آواز نے ہمیں چونکا دیا ہے ۔

دیکھا جو تیر کھا کے کمین گاہ کی طرف          اپنے ہی دوستوں سے ملاقات ہو گئی

مرحوم انجینئرنگ کی اعلیٰ ڈگری حاصل کر چکے تھے مگر قرآن فہمی اور قرآنی تعلیمات کا ورک ان کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس درجہ عطا کیا تھا کہ دینی درس گاہوں سے فراغت حاصل کرنے والے علما سے بھی اتنی تشفی نہیں ہو پاتی تھی جتنی ان کے درس قرآن سے حاصل ہو جاتی تھی۔ ہمارے ایک عزیز لندن میں ان کے ساتھ کافی عرصہ رہے تھے۔ ان کی زبانی اکثر سنتے رہے ہیں کہ مرحوم کے درس اور تربیتی پروگرام میں کتنی تشفی، لذت، گداز، سرور، تصور آخرت اور ایقان و ایمان کی دولت حاصل ہو جاتی تھی۔ یہ صفات جمیلہ، مقصد اور نصب العین کے ساتھ عشق اور وارفتگی کی کیفیت پیدا ہو جانے سے ہی حاصل ہو جاتی ہیں۔ جہاں عشق کی چاشنی اور مہمیز نہ ہو، وہاں لغت ہائے حجازی کا کوئی قارون بھی ہو تو کچھ پلے نہیں پڑتا ہے۔ حکیم الامت رحمتہ اللہ علیہ نے بجا طور فرمایا ہے ۔

عقل و دل و نگاہ کا مرشدِ اوّلیں ہے عشق          عشق نہ ہو تو شرع و دیں بتکدۂ تصورات
صدق خلیل بھی ہے عشق صبر حسین بھی ہے عشق          معرکۂ وجود میں بدر و حنین بھی ہے عشق!

مقصدِ زندگی کے ساتھ عشق کا یہ تعلق اب خال خال ہی نظر آتا ہے اور جب اس صفت جمیلہ سے متصف کوئی ذات، رفیقِ اعلیٰ کی طرف کوچ کر جاتی ہے تو واقعی بہت بڑا خلا پیدا ہو جاتا ہے۔ مجھے لگ رہا ہے کہ خرم جاہ مراد کی وفات حسرت آیات سے ایسا ہی پُر نہ ہونے والا خلا پیدا ہو گیا ہے۔ الا ماشاء اللہ تعالیٰ! بھوپال کی سرزمین میں تولد ہونے والا یہ مرد قلندر، کون جانتا تھا کہ فرنگیوں کی سرزمین میں آسودۂ خاک ہو گا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے!

(سید علی گیلانی، سری نگر)